رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ؕ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۹
ششماہی ۵
سہ ماہی ۲/۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۹ مارچ ۱۹۳۷ء | نمبر ۵۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۷۔ مارچ ۸½ بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے درد نقرس میں اب افاقہ ہے اور پھنسی کے پھوٹ جانے پر کل سے تکلیف میں نسبتاً کمی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تعلیم و تربیت سلسلہ کے بعض اہم امور کی سرانجام دہی کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔

۶۔ مارچ بعد نماز عشا مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ جلسہ منعقد ہوا جس میں پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی پر مولانا عبد الرحیم صاحب نیر۔ جناب شیخ محمد عمر صاحب اور مولوی عبد الغفور صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ ۱۰½ بجے بعد دعا برخاست ہوا۔

نظارت تعلیم و تربیت مدرسہ احمدیہ کی جماعت ہشتم اور مبلغین کی آخری کلاس کا آخری امتحان خود لیا کرتی ہے۔ جس کیلئے یکم مئی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ امتحان میں شمولیت کے لئے درخواست بھیجنے کی آخری تاریخ یکم اپریل ہے۔ پ۔ ۴۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبوب حقیقی کی رضا کے مقابلہ میں اولاد کی محبت کچھ حقیقت نہیں رکھتی

"یقیناً یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر ہماری اِتنی اولاد ہو۔ جس قدر درختوں کے تمام دُنیا میں پتے ہیں۔ اور وُہ سب فوت ہو جائیں۔ تو اُن کا مرنا ہماری سچی۔ اور حقیقی لذت اور راحت میں کچھ خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ محبت کی محبت میت کی محبت سے اس قدر ہمارے دِل پر زیادہ تر غالب ہے۔ کہ اگر وُہ محبوبِ حقیقی خوش ہو۔ تو ہم خلیل اللہ کی طرح اپنے کسی پیارے بیٹے کو بدستِ خود ذبح کرنے کو تیار ہیں۔ کیونکہ واقعی طور پر بجز اس ایک کے ہمارا کوئی پیارا نہیں۔ جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ"

(حاشیہ تبلیغ رسالت۔ جلد اول صفحہ ۱۴۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امانت فنڈ کے متعلق اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں دو قسم کی امانتوں کا روپیہ موصول ہو رہا ہے۔ احباب وعہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ روپیہ بھیجتے وقت تخصیص فرما دیا کریں۔ کہ ان کا روپیہ کس امانت میں جمع کیا جائے۔

ایک وہ امانت فنڈ ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت احباب ۱۹۳۴ء کے آخر سے روپیہ بھیج رہے ہیں۔ جو تین سال کے بعد واپس کیا جائے گا۔ تین سال کے بعد یہ روپیہ نقدی کی صورت میں یا جائداد کی صورت میں واپس کیا جائے گا۔ اس امانت کے روپیہ کو "تحریک امانت جائداد" کے نام سے بھیجا جایا کرے۔

علاوہ ازیں اکتوبر ۱۹۳۶ء کی مجلس شاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ احباب اپنا فاضل روپیہ کو جسے انہوں نے مخصوص اغراض مثلاً شادی بیاہ۔ تعلیم تعمیر مکان یا خرید جائداد غیر منقولہ وغیرہ کے لئے جمع کیا ہو۔ جب تک اس کے خرچ کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ بجائے اپنے پاس یا کسی بنک میں جمع کرنے کے صدر انجمن کے خزانہ میں داخل کر دیں۔ اس روپیہ کو بھیجتے وقت احباب "ذاتی امانت" کے الفاظ استعمال کریں۔ اور جمع کرنے والے احباب کا نام اور عہدہ وغیرہ وضاحت کے ساتھ تحریر فرمانا چاہیئے۔ تا حسابات کھولنے اور اندراجات میں غلطی کے امکان کو گھٹایا جا سکے۔ ناظر بیت المال

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۳ و ۴ مارچ ۱۹۳۷ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

۸۸	محمد حسین خانصاحب ضلع کوہاٹ
۸۹	ملک علی مرید صاحب ضلع گجرات
۹۰	انور علی صاحب ضلع گوجرانوالہ
۹۱	محمد ابراہیم صاحب ضلع منٹگمری
۹۲	حمیدہ صاحبہ ضلع منٹگمری
۹۳	صغرےٰ صاحبہ ضلع منٹگمری
۹۴	صابرہ صاحبہ ضلع منٹگمری
۹۵	محمد عمر صاحب ضلع منٹگمری
۹۶	حسین بی بی صاحبہ ریاست جموں
۹۷	محمد یوسف صاحب ریاست کشمیر

تحریک جدید کا چندہ دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہائت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رُکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گذشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آ چکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کرکے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کرکے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجھدار سے نکل کر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار: میرزا محمود احمد

قائمقام امیر جماعت احمدیہ آبادان

مرزا برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ آبادان چونکہ دو ماہ کی رخصت پر آئے ہوئے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمد گل صاحب کو ۵ فروری سے آخر اپریل ۱۹۳۷ء تک قائمقام امیر مقرر فرمایا ہے۔ ناظر [illegible]

بجٹ کو بہرحال پورا کرنیکی ذمہ واری

گذشتہ مجلس شاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ جو جماعتیں بعد مشورہ احباب بجٹ کو بہرحال پورا کرنے کا وعدہ کریں۔ ان کے نام اگلی مجلس شوریٰ میں سنائے جائیں۔

چونکہ آئندہ مجلس شاورت اس ماہ کے آخری ہفتہ میں منعقد ہونے والی ہے۔ اس لئے جو جماعتیں یہ ذمہ واری لینے کو تیار ہوں۔ وہ اپنا مقررہ بجٹ بہرحال پورا کر دینگی اور نادہندگان کے حصہ کو بھی باقی افراد انجمن پورا کیا کریں گے۔ وہ جس قدر جلد ممکن

[illegible]

339

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

آزاد سرحدی علاقہ اور تنگدل ہندو

متعصب اور تنگدل ہندو جہاں اپنے آپ کو ہندوستان کے بہت بڑے خیرخواہ۔ اور ملکی آزادی کے دلدادہ قرار دیتے ہیں۔ وہاں مسلمانوں پر یہ طعن کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ غیر ملکی حکومت کو مستحکم کرنے۔ ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کرنے۔ اور اپنے وطن سے غداری کرنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کیونکہ وہ انگریزی حکومت کا خاتمہ کرنیکے متعلق ان کی تجاویز میں شریک نہیں ہوتے۔ اگرچہ ہندوؤں کا الزام سراسر غلط و بے بنیاد ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کا اپنا طریق عمل ایسا ہے۔ جو غیر ملکی حکومت کو خواہ مخواہ ایسے معاملات میں مداخلت کرنے کا موقعہ دیتا ہے۔ جن کا آپس میں نہایت عمدگی کے ساتھ تصفیہ ہو سکتا ہے لیکن سرحد کے آزاد علاقہ کے متعلق بڑے بڑے آزاد خیال ہندو لیڈروں سے لے کر اخبار نویسوں تک یہی نظر آتا ہے کہ ان کی دلی خواہش ہے۔ اس علاقہ کی آزادی جسے وہاں کے باشندے سالہا سال سے اپنا خون پلا پلا کر قائم رکھے ہوئے ہیں۔ جس قدر جلد ممکن ہو۔ ختم ہو جائے۔ اور ختم بھی اس حکومت کے ہاتھوں ہو جسے ہندوستان سے نکال دینا وہ اپنی زندگی کا مقصد بتاتے ہیں چنانچہ ہندو لیڈر اور ہندو اخبارات بارہا حکومت انگریزی سے یہ مطالبہ کر چکے ہیں۔ کہ وہ کیوں بے سروسامان مٹھی بھر آزاد سرحدی علاقہ کے لوگوں کا ایک ہی دفعہ خاتمہ نہیں کر دیتی۔ اور کیوں ان کے بنجر۔ اور غیر آباد علاقہ کو اپنی قلمرو میں شامل نہیں کر لیتی۔ حال میں یہی شرمناک مطالبہ پھر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اخبار

"ملاپ" (۴ر مارچ) لکھتا ہے:-

"ہندوستان کی حکومت بھی عجیب ہے۔ کہ صوبۂ سرحد کے پار ایک چھوٹا سا ٹکڑا مختلف قبائل کا ہے۔ اور برسیں گزر چکی ہیں۔ لیکن انہیں ابھی تک رام نہیں کیا جا سکا۔ ہر برس اور شائد ہر مہینے سرحدی قبائل کی شورش کی خبریں آ جاتی ہیں۔ اور ہندوستان کے گاڑھے پسینہ کی کمائی میں سے دس دس گیارہ گیارہ لاکھ روپیہ ان قبیلوں کو شانت کرنے میں ضائع کر دیا جاتا ہے . . . . سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے ان کروڑہا۔ اور اربہا روپیہ کے علاوہ سینکڑوں قیمتی جانیں بھی تلف ہو چکی ہیں کئی انگریز اور ہندوستانی بھی مارے جا چکے ہیں۔ اور ایسی شورشوں میں تجارت کو جو نقصان پہونچتا ہے۔ اس کا تو اندازہ لگانا ہی مشکل ہے۔ آخر بات کیا ہے کیوں نہیں سرحدی قبائل امن پسند بن جاتے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے۔ کہ نہایت غلط پالیسی ان قبائل کے متعلق اختیار کی جا چکی ہے۔ ان کو سونے اور چاندی کی جھلک بار بار دکھلائی جاتی ہے۔ ہزاروں لاکھوں روپے ان قبائل میں تقسیم ہوئے ہیں۔ اور یہی سنہری۔ روپہلی جھلک انہیں بار بار شورش کرنے پر تیار کر دیتی ہے۔ آخر یہ دے دلا کر خاموش کر دینے کا سلسلہ کب تک جاری رہ سکتا ہے۔ اس سلسلہ کو بند کرنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ کہ یا تو سرحدی قبائل کو اپنا دوست بنا لیا جائے اور ان کی پُرامن آزادی میں کوئی دخل اندازی نہ کی جائے۔ لیکن اگر یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ یہ قبائل آرام اور امن سے بیٹھ نہیں سکتے۔ تو ایک بار ان قبائل کو پورا سبق سکھلانے کا فیصلہ کر کے اس پر یورش کر دی جائے۔ . . . . ہندوستانی حکومت اگر ایک بار فیصلہ کرے۔ کہ سرحدی قبائل کی شورش کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کرنا ہے۔ تو پھر یہ چند دنوں میں ہو سکتا ہے"

کیا ہی مضحکہ خیز بات ہے۔ کہ حکومت انگریزی کو آزاد سرحدی علاقہ پر چڑھائی کر کے اس کا خاتمہ کر دینے کا بار بار مشورہ وہ لوگ دے رہے ہیں۔ جنہیں صدیوں سے دیگر ممالک کے فاتحین اپنے پاؤں تلے روندتے چلے آ رہے ہیں۔ اور اب بھی ان کی گردنوں پر انگریزی حکومت کا جوا پڑا ہے۔ گویا اس وقت تک آزاد سرحدی علاقہ کو سالہا سال کی جدوجہد کے باوجود حکومت انگریزی جو ختم نہیں کر سکی۔ تو محض اس لئے کہ اسے ایسا مشورہ دینے والا کوئی میسر نہ آیا۔ جیسا اب ہندو دے رہے ہیں۔ اور اب وہ اس پر عمل کرنے میں ایک لمحہ کا توقف پسند نہ کرے گی:۔

حکومت انگریزی جسے "ملاپ" آزاد علاقہ کو اپنے تسلط میں لے آنے پر آمادہ کرنے کی خاطر "ہندوستانی حکومت" قرار دے رہا ہے۔ وہ تو جو مصلحت سمجھے گی۔ کرے گی۔ لیکن اس چھوٹے سے علاقہ کی آزادی کو چھین لینے کے متعلق ہندوؤں کے دلوں میں جو خواہشات ہیں۔ ان کا پتہ لگ گیا ہے اور معلوم ہو گیا ہے۔ کہ آزادیٔ وطن کے تمام دعوے جو ہندو کرتے ہیں۔ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ کیونکہ جو لوگ یہ چاہتے ہوں۔ کہ ان کے گلے میں جو پھندا پڑا ہے۔ وہی دوسروں کے گلوں میں بھی پڑ جائے۔ ان کے متعلق کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے گوشۂ دل میں آزادی کی کوئی تڑپ باقی ہے۔

آزاد سرحدی علاقہ کو فتح کر لینے کے جواز میں ہندوؤں کی طرف سے سب سے بڑی دلیل پیش کی جاتی ہے۔ کہ اس کی وجہ سے حکومت ہند کو مالی اور جانی نقصان اٹھانا پڑتا ہے اگر یہ دلیل ایسی ہی وزنی ہے۔ کہ دوسری ہر قسم کی مصلحتوں کو نظرانداز کر کے اس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دینا ضروری ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اسی اصل کے ماتحت ہندوستان کو آزاد کرانے کے دعویداروں کے خلاف بھی حکومت سے یہ مطالبہ نہ کیا جائے کہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ کیونکہ ان کی وجہ سے بھی حکومت کو کئی قسم کے انتظامات کرنے پڑتے۔ اور بہت بڑے اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں۔ مگر عدم تعاون کے زمانہ میں ہزاروں قیدیوں کے اخراجات کا جو بوجھ حکومت پر پڑتا تھا۔ اس کے متعلق کبھی کسی ہندو اخبار نے یہ مشورہ نہ دیا۔ کہ جیلخانے بھرنے کی بجائے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ اسی طرح گاندھی جی کی جاری کردہ دوسری تحریکوں کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت کو بہت وسیع پیمانہ پر انتظامات کرنے پڑے۔ اور ان پر کروڑوں روپیہ صرف ہو گیا۔ مگر کسی صحیح الدماغ انسان نے یہ مشورہ نہ دیا۔ کہ ان لوگوں پر یورش کر دی جائے۔ کیونکہ یہ ملک میں بدامنی پیدا کرتے۔ اور حکومت پر اخراجات کا بوجھ ڈالتے ہیں۔ مگر آزاد سرحدی علاقہ کے متعلق جھٹ کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ حکومت کو چاہیئے۔ اس کا صفایا کر کے رکھ دے یہ کیوں کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس علاقہ میں مسلمان آباد ہیں۔ اور ہندوؤں کے نزدیک کسی مسلمان کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ آزاد رہ سکے۔ اور اپنی آزادی کو قائم رکھنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار سکے۔ ہندوستان کو آزاد کرانے سے بھی ان کا مطلب یہی ہے کہ انگریزی حکومت کی بجائے وہ رام راجیہ قائم کریں۔ اور مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیں۔ کاش ہندوؤں کی یہ خود غرضی اور تنگدلی دور ہو۔ تاکہ ہندوستان کو بھی ترقی اور خوشحالی کی طرف بڑھنے کا موقعہ ملے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں میں تناقضات

مثالِ اول حدیث "نبی اللہ"

اس حدیث پر جو مسلم میں باب ذکر الدجال کے ماتحت درج ہے اور جس میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہا گیا ہے جرح کرتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب "مسیح موعود" ایڈیشن دوم صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں:۔

" اس (بیان مذکورہ بالا) سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لفظ (نبی اللہ) انہوں (یعنے نواس بن سمعان) نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کیا۔ بلکہ خود آنے والے عیسےٰ کو نبی اسرائیلی سمجھ کر بجائے عیسےٰ ابن مریم کے لفظ نبی اللہ کہہ دیا ہے۔ پس احادیث کی شہادت صریح طور پر آنے والے مسیح کے نبی ہونے کے خلاف ہے۔"

مگر النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۲۱۷ ایڈیشن دوم میں اس سوال کے جواب میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انکارِ نبوت کے باوجود اپنی تحریروں میں اپنے لئے لفظ نبی کیوں استعمال کیا۔ آپ نے اگر اس لفظ کا استعمال نہ کیا ہوتا۔ تو کسی قسم کا اشتباہ واقع نہ ہوتا لکھتے ہیں

" اس کی دو وجوہات ہیں پہلی وجہ یہ ہے کہ آپ کی آمد ایک پیشگوئی کے ماتحت تھی۔ اور اس پیشگوئی میں آنے والے کا نام کبھی عیسےٰ بن مریم اور کبھی نبی رکھا۔"

یہ الفاظ شہادت دیتے ہیں کہ مولوی صاحب کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی میں جو مسیح موعود کے متعلق ہے۔ آپ کو نبی کرکے پکارا گیا ہے۔ مگر مسلم کی کتاب کے سوا اور کسی حدیث کی کتاب میں کسی اور اسناد سے ایسی پیشگوئی نہ ملے گی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "نبی" کہا گیا ہو۔ مسیح موعود کے نبی ہونے کی پیشگوئی اسی نواس بن سمعان کی روائت سے ملتی ہے۔ جو مسلم کی کتاب میں "باب ذکر الدجال" کے ماتحت درج ہے۔ پس ایک طرف مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ مسیح موعود کے حق میں جو لفظ نبی اللہ مسلم کی روائت میں درج ہے۔ وہ راوی کے اپنے خیال کا نتیجہ ہے۔ رسول اللہ کی پیشگوئی کا حصہ نہیں۔ اور دوسری طرف اسی نبی اللہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی بتانا ثابت کرتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کے ذہن میں دو متضاد خیال ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کو جہاں مناسب سمجھا بیان کر دیا۔

یہاں اس بات کا ذکر کر دینا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ جہاں مولوی صاحب کی کتاب میں اس حقیقت کا ایک دفعہ انکار کیا گیا ہے۔ وہاں کئی دفعہ اقرار بھی کیا گیا ہے۔ چنانچہ النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۰۸ میں "مسیح موعود" صفحہ ۲۷ کی طرح یہ لکھا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود کے متعلق حدیث میں جو نبی اللہ کا لفظ آیا ہے۔ وہ درحقیقت نواس کے خیال کا نتیجہ ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں نبی ہونے کی پیشگوئی نہیں فرمائی۔ مگر اسی کتاب میں کئی دفعہ اس بات کا اقرار کیا ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود نبی ہونے کی پیشگوئی فرمائی۔ دیکھئے النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۹۱ و صفحہ ۲۱۷ و صفحہ ۲۲۵ و صفحہ ۲۲۷ و صفحہ ۲۴۳ و صفحہ ۲۴۹ و صفحہ ۲۵۰

مثالِ دوم "ہر نبی محدث"

مولوی صاحب اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۱۱۶ پر تحریر فرماتے ہیں

"صدیق اور شہید بننا درحقیقت اس امت کے خاص امتیازات میں سے ہے یہ یاد رکھنے کے قابل بات ہے۔ کہ شہید سے اللہ تعالےٰ کی مراد یہاں وہ شہید نہیں۔ جو شخص کسی دینی جنگ میں دشمن کے ساتھ لڑتے ہوئے مارے جائیں۔ بلکہ یہ وہ مرتبہ ہے۔ جس میں انسان حقیقتاً اللہ تعالےٰ کو دیکھتا ہے اور یہ بھی درحقیقت نبیوں کے کمالات میں سے ایک کمال ہے۔ کہ وہ شہید ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس امت کو وہی کمال دینے کا وعدہ دیا۔ جیسا کہ فرمایا وکذالک جعلنکم امۃ وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا۔ اسی طرح ایعنے خدا کی عبادت کے سب سے پہلے گھر اور توحید الٰہی کے حقیقی مرکز کو تمہارا مرکز قرار دے کر ہم نے تم کو بہترین امت بنایا۔ تاکہ تم لوگوں کے لئے شہید ہو۔ اور رسول تمہارے لئے شہید ٹھہرے۔ دوسرے مقامات میں ہر رسول کو شہید فرمایا ہے۔ تو درحقیقت شہید ہونا کمالاتِ رسل میں سے ہے مگر اللہ تعالےٰ نے اس امت کو یہ فضیلت دی۔ کہ فرمایا تم کو بھی شہید بنایا یعنے کمالاتِ نبوت عطا فرمائے۔ صدیق کا لفظ بھی نبیوں کے ناموں کے ساتھ بالخصوص آتا ہے۔ انہ کان صدیقاً نبیا۔ یوسف ایھا الصدیق۔ سو صدیقیت بھی درحقیقت نبوت کے کمالات میں سے ایک کمال ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فرمایا۔ کہ کامل مومنوں کو ہم صدیق اور شہید کا مرتبہ دیں گے۔ وہاں یہی مراد ہے کہ وہ کمالاتِ نبوت کو پالیں گے .... یہ تو قرآن سے ہمیں معلوم ہوا۔ اب احادیث کی طرف دیکھتے ہیں۔ تو وہاں اس اعلےٰ سے اعلےٰ مرتبہ کا جو مومن کامل کو ملتا ہے نام محدثیت تجویز فرمایا ہے۔"

اس حوالہ سے عیاں ہے کہ شہادت اور صدیقیت نبوت کے دو کمال ہیں۔ پس جو شخص نبی ہوگا۔ ضروری ہے کہ اس میں یہ دونوں کمال بھی ہوں۔ اس لحاظ سے جیسا کہ مولوی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے۔ ہر ایک نبی شہید اور صدیق ہوتا ہے جو از روئے حدیث محدث کا نام بھی پاتا ہے

اب جب مولوی صاحب نے حاشیہ حقیقۃ النبوۃ میں یہ پڑھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس اصول سے کہ ہر نبی محدث بھی ہوتا ہے استدلال فرمایا ہے۔ تو جھٹ اسکے خلاف خامہ فرسائی شروع کر دی۔ اور نہ سوچا کہ یہ وہی بات ہے جسے صرف پندرہ صفحات قبل وہ خود تحریر کر چکے تھے چنانچہ لکھتے ہیں۔ " کیا قرآن میں لکھا ہے کہ ہر ایک نبی محدث ہوتا ہے یا حدیث میں آیا ہے یا ائمہ سلف کے اقوال میں ہے؟" اور ساتھ ہی لکھا کہ یہ بات ایسی ہے۔ کہ اس کا " نہ کوئی اصل قرآن میں نہ حدیث میں نہ تفسیر میں نہ لغت میں بلکہ دنیا میں کہیں بھی نہیں" (حاشیہ صفحہ ۱۳۲)۔

کیسا صریح تناقض ہے پہلے تو یہ لکھا کہ ہر ایک نبی محدث ہوتا ہے۔ اور بعد میں یہ لکھ دیا۔ کہ اس امر کا ثبوت کہ ہر ایک نبی محدث ہوتا ہے۔ نہ قرآن میں سے ملتا ہے نہ حدیث سے اور نہ ائمہ سلف کے اقوال سے بلکہ اس کا اصل دنیا میں کہیں بھی نہیں۔ حالانکہ پہلی عبارت میں قرآن سے خود اس پر دلیل پیش کی ہے۔ پھر حدیث میں محدث کو مکلم کہہ کر اس بات کی تصدیق کی ہے۔ کہ جس شخص سے اللہ تعالےٰ کلام کرے۔ اسے محدث کہتے ہیں۔ اور یہ مسلم فریقین ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جس طرح محدث سے کلام کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر نبی سے کلام کرتا ہے پس حدیث کی رو سے بھی نبی محدث ثابت ہوا۔ چنانچہ مولوی صاحب خود تحریر فرماتے ہیں کہ " اس میں شک نہیں کہ محدث کے معنی مکلم یا ملہم کے ہیں"۔ (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۲۱) پس جب محدث کے معنی ہیں وہ شخص جس سے اللہ تعالےٰ کلام کرے۔ تو اس بات کے ماننے میں مولوی صاحب کو کیوں تردد ہوا۔ کہ ہر ایک نبی محدث بھی ہوتا ہے۔ کیا نبی سے اللہ تعالےٰ کلام نہیں کیا کرتا؟ اگر کرتا ہے اور یقیناً کرتا ہے تو اس امر کے ماننے میں بھی کوئی شک نہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہر ایک نبی محدث بھی ہوتا ہے:۔

مثال سوم "محدّث کی وحی"

مولوی صاحب اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" صفحہ ۲۶۱ پر فرماتے ہیں:-

"امتی (یعنی غیر نبی خواہ وُہ محدث ہی کیوں نہ ہو) کے لئے لازمی ہے۔ کہ جب تک وُہ اپنی وحی کو اپنے نبی متبوع کی وحی پر پیش نہ کرے اس وقت تک اُسے قبول نہ کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نبی کی وحی کے لئے اللہ تعالےٰ نے خاص سامان حفاظت کا کیا ہے جیسا کہ فرمایا۔ فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصداً لیعلم ان قد ابلغوا رسٰلٰت ربھم۔ اللہ اس کے آگے اور پیچھے پہرہ لگا دیتا ہے۔ یعنی اس کی حفاظت کے لئے خاص طور پر ملائکہ مامور ہوتے ہیں۔ تا کہ جان لے۔ کہ انہوں نے یعنی رسولوں نے اپنے رب کی رسالات کو پُورے طور پر پہونچا دیا۔

پس یہ نزول جبرئیلی ایسا ہوتا ہے کہ اس میں اس وحی کی جو بندے کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ خاص طور پر حفاظت کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس وحی سے لوگوں کی ہدایت وابستہ ہوتی ہے۔ اس لئے نبی جو وحی اس طرح پر پاتا ہے۔ وُہ چونکہ یقیناً ہر قسم کی غلطی سے مبرّا ہوتی ہے۔ اور خاص پہرہ اور حفاظت میں اتاری جاتی ہے۔ اس لئے ایسی وحی کسی پہلی کتاب پر پیش نہیں کی جاتی۔ بلکہ جو کچھ اس وحی میں ہوگا۔ وُہ سب ٹھیک اور درست ہوگا۔ . . . برخلاف اس کے غیر نبی کی وحی کو یہ منصب حاصل نہیں"

عبارت مذکورہ بالا سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:-

۱- نبی کی وحی کے لئے ملائکہ مامور ہوتے ہیں۔ کہ اس کی حفاظت کریں۔ اور پہرہ دیں۔

۲- وُہ ہر قسم کی غلطی سے مبرّا ہوتی ہے۔

۳- وُہ کسی پہلی کتاب پر پیش نہیں کی جاتی۔

۴- جو کچھ اس میں ہوتا ہے۔ وُہ سب ٹھیک اور درست ہوتا ہے۔

مگر محدث جو غیر نبی ہے۔ اس کی وحی کو یہ منصب حاصل نہیں ہوتا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مولوی صاحب کے خیال کے مطابق:-

۱- محدث کی وحی کے لئے ملائکہ مامور نہیں ہوتے

۲- وُہ ہر قسم کی غلطی سے مبرّا نہیں ہوتی۔

۳- وُہ کسی پہلی کتاب پر پیش کی جاتی ہے۔

۴- جو کچھ اس میں ہوتا ہے۔ وُہ سب درست اور ٹھیک نہیں ہوتا۔ اگر بہت حد تک ٹھیک ہوتا ہے۔ تو ایک حد تک غلط بھی ہوتا ہے۔

اس وقت زیر بحث نتیجہ نمبر ۱ و نمبر ۲ ہے۔ یعنی حوالہ مذکورہ بالا میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ محدث کی وحی ہر قسم کی غلطی سے مبرّا نہیں ہوتی کیونکہ انبیاء کی وحی کی طرح اس کے پہرہ کے لئے ملائکہ مامور نہیں ہوتے۔

جب یہ واضح ہو گیا۔ کہ مولوی صاحب محدث کی وحی کو پاک۔ منزہ اور ہر قسم کی غلطی سے مبرّا نہیں خیال کرتے، تو اب ان کا یہ کلام مطالعہ فرمائیں۔ کہ:-

"جب ان (محدثین) کی نسبت فرمایا کہ رجال یکلمون من غیر ان یکونوا نبیاء۔ یعنی وُہ ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ کہ ان کے ساتھ مکالمہ ہوتا ہے۔ مگر وُہ نبی نہیں ہوتے۔ تو اس سے مُراد یہ ہے کہ ان کا مکالمہ تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسے انبیاء کا ہوتا ہے۔ یعنی یقینی اور قطعی اور دخل شیطان سے منزہ۔ مگر نبوت کے مقام پر وُہ کھڑے نہیں ہوتے۔ اور اگر ان کے مکالمہ میں نعوذ باللہ دخل شیطانی ہوتا۔ تو نبی کریم ان کی صفت میں یکلمون کا لفظ کیوں فرماتے۔ ایسے لوگ جن میں شیطان کا حصہ باقی ہے۔ وُہ اس قابل نہیں۔ کہ ان کو انبیاء کے ساتھ ملایا جائے۔ اور خدا سے مکالمہ پانے والوں کے نام سے موسوم کیا جائے۔" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۲۱)

اس میں یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ محدث کی وحی منزہ، پاک۔ یقینی اور قطعی ہوتی ہے۔ اس میں کسی قسم کی کمزوری نہیں ہوتی جو ملہم کے دل میں شک کا موجب ہو کیونکہ وُہ یقینی اور قطعی ہوتی ہے۔ اور یہ صریح تناقض ہے۔

مثال چہارم "اصل جڑ اختلاف"

سلسلۂ احمدیہ میں اختلاف کی اصل جڑ خواہ کچھ ہو۔ ہمیں اس وقت یہ دکھانا ہے۔ کہ اس کے بیان کرنے میں مولوی صاحب کے اقوال میں تضاد پایا جاتا ہے۔ وُہ اس اختلاف کا اصل کبھی تو مسئلۂ نبوت قرار دیتے ہیں۔ اور کبھی مسئلۂ کفر و اسلام۔

"القول الفصل کی ایک غلطی کا اظہار" کے صفحہ ۱ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہُوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وُہ فیصلہ نہ ہو جائے دُوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ میں ایک حد تک ہم میں اتفاق بھی ہے اور اس اتفاق کے ساتھ کچھ اختلاف بھی ہے۔ جس قدر مسائلِ اختلافی ہم ہر دو فریق میں ہیں۔ وُہ اسی اختلاف مسئلۂ نبوت سے پیدا ہوتے ہیں۔"

مگر جُوں جُوں زمانہ بدلتا گیا۔ مولوی صاحب کے خیالات میں بھی انقلاب آتا گیا۔ اور آخر ۲۵ ر مئی ۱۹۲۷ء کے "پیغام صلح" میں لکھ دیا:-

"نبوت کا مسئلہ تو محض فرع ہے۔ کیونکہ جب مسئلۂ کفر نہ رہے گا تو نبوت بھی نہ رہے گی۔"

کتنا بڑا تناقض۔ اور کیسا صاف تضاد ہے۔

مثال پنجم "امارت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ"

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات پر سب سے پہلا اعلان جو مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے شائع ہُوا۔ اس میں انہوں نے لکھا۔ کہ:-

"میں بلا کسی ڈر کے یہ کہوں گا۔ کہ مسلمانوں کی تکفیر کرنے والے تقوےٰ سے الگ قدم مارتے ہیں۔" (صفحہ ۲)

مولوی محمد علی صاحب اور آپ کے چند رفقاء نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق یہ جانتے ہُوئے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود کے منکر کو کافر خیال کرتے ہیں۔ ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس کی رُو سے آپ کو اپنا امیر تسلیم کرنے کے لئے طیار ہو گئے۔ اور اس میں آپ کا یہ حق تسلیم کیا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے نام پر سلسلہ میں داخل ہونے والے لوگوں سے بیعت لیں۔ ریزولیوشن کے الفاظ یہ ہیں:-

"صاحبزادہ صاحب کے انتخاب کو اس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں۔ کہ وُہ غیر احمدیوں سے احمدیت کے نام پر بیعت لیں۔ یعنی سلسلہ میں ان کو داخل کریں۔ لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس حیثیت میں ہم انہیں امیر تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن اس کے لئے بیعت کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور نہ ہی امیر اس بات کا مجاز ہوگا۔ کہ جو حقوق و اختیارات صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود نے دیئے ہیں۔ اور اس کو اپنا جانشین قرار دیا ہے۔ اس میں کسی قسم کی دست اندازی کرے۔" (پیغام صلح ۲۴ ر مارچ ۱۹۱۴ء)

جب یہ ریزولیوشن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے اسے رد فرما دیا۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے "ردّ تکفیر اہل قبلہ" کے پہلے ایڈیشن میں لکھا:- کہ "میں اللہ تعالےٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں۔ کہ اگر میاں صاحب کے اس عقیدۂ فاسدہ کا اور اس پر آخر کار مصر ہو جانے کا اور اس سے جماعت احمدیہ اور اسلام میں فتنہ واقع ہو جانے کا خوف ہم لوگوں کو نہ ہوتا۔ تو ہم کبھی میاں صاحب کی امارت پر معترض نہ ہوتے۔" (صفحہ ۳)

مگر یہ ایک ایسی گندی اور جھوٹی قسم ہے۔ کہ جس کے جھوٹ پر کسی مزید شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ باوجود اس کے کہ مولوی صاحب کو علم تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ عقیدہ ہے اور کہ وُہ اس پر مصر ہیں۔ اور کہ ۱۹۱۳ء سے اس پر مصر ہیں (ردّ تکفیر اہل قبلہ ایڈیشن اول صفحہ ۳) پھر مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے آپکو امیر تسلیم کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا۔

ادھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو مارچ ۱۹۱۴ء میں امیر تسلیم کرنے کیلئے ریزولیوشن پاس کرنا۔ اور مولوی صاحب کا اشتہار "چند کھلی کھلی باتیں" میں اسے مبارک تجویز قرار دینا اور ادھر کہنا کہ ہم آپکے عقیدہ تکفیر اہل قبلہ پر اصرار معلوم کر کے جو ۱۹۱۳ء میں واقعہ ہُوا۔ آپ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ بیرون ہند

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

۳۶ نئے احمدی

گذشتہ رپورٹ جو ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں بھیجی گئی تھی۔ اس کے بعد کے حالات کا مجملاً ذکر درج ذیل کرتے ہوئے اپنے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

رمضان المبارک

۱۶ نومبر سوموار کے روز ہم نے پہلا روزہ رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے تراویح کی نماز میں سارا قرآن کریم ختم کیا۔ دیگر مساجد میں بھی تراویح کی نماز باقاعدہ ہوتی رہی۔ اور بعد از تراویح قرآن کریم کا ایک سپارہ تلاوت کیا جاتا رہا۔ اسی طرح تمام مساجد احمدیہ میں سارے قرآن کریم کا ایک دور ہو گیا۔ میں خود نماز کے بعد چند آیات کا ترجمہ اور مختصر سی تشریح سناتا رہا۔

درس

الفا الشفیع تیجانی ۱۱½ بجے سے لے کر ۲ بجے تک روزانہ قرآن کریم کے چند رکوع کی تشریح اور تفسیر احمدیہ مسجد واقع محلہ اڈو لوڈو میں سناتے رہے۔ اور میں نے اپنا درس قرآن حدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہفتہ میں دو بار دینے کی بجائے روزانہ عصر کی نماز کے بعد کر دیا۔ ہر دو درسوں میں دوستوں کی اچھی تعداد شامل ہوتی رہی ؛

رمضان میں دعا

رمضان کے آخری دن احباب جماعت نہایت کثرت سے جمع ہوئے اور ہم سب نے ملکر ۴۵ منٹ تک نہایت رقت اور سوز کے ساتھ دعا کی۔ اسی طرح جس شب میں نے تراویح میں قرآن کریم ختم کیا۔ اس وقت بھی لمبی دُعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور سلسلہ کو بے نظیر ترقی عطا کرے

سلسلہ کے کاروبار اور لیکچر

میرے اس ملک میں آنے سے پہلے دستور تھا کہ رمضان میں تمام کام قریباً قریباً بند ہو جاتے تھے۔ حتیٰ کہ مجلس عاملہ اور جماعتوں کے ہفتہ وار اجلاس بھی بند رہتے۔ مگر اس دفعہ خدا کے فضل سے کوئی کام بند نہ ہوا۔ اور سب بدستور جاری رہے۔ ہفتہ کی شب کو کھلی فضا میں میرے لیکچر جاری رہے۔ ایسے ہی جماعت لیگوس کے چاروں ڈویژنوں نے اپنے کام جاری رکھے۔ گویا پہلے جہاں ایک لیکچر ہفتہ میں ہوا کرتا تھا۔ وہاں اب کے پانچ ہفتہ وار لیکچر جاری رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اور جماعتوں کے اجلاس بھی باقاعدہ ہوتے رہے۔ گویا خدا کے فضل سے جماعت میں کام کرنے کی روح پیدا ہو رہی ہے۔ اللھم زد فزد

عید الفطر

گذشتہ سال کی فطرانہ کی رقم میں نے اپنی زیر نگرانی جمع کرا کر عید سے دو روز قبل جماعت کے مستحقین کو محلہ جات کے سکرٹریوں کے ذریعہ تقسیم کرا دی۔ عید اس جگہ ۱۶ دسمبر کو تیس روزوں کے بعد ہوئی۔ صبح سات بجے میرے مکان سے جلوس روانہ ہو کر عید گاہ کو پہنچا۔ اور ۸ بجے نماز شروع ہوئی۔ ۹ بجے تک نماز اور خطبہ سے فارغ ہو کر پھر ہم جلوس کی صورت میں واپس آئے۔

تبلیغ

عام لیکچر، مسلمان قیدیوں کو تبلیغ، لوکل کالج کے مسلمان طلباء کے لئے مذہبی لیکچر۔ غرضکہ سب ذرائع تبلیغ خدا کے فضل سے جاری ہیں۔ جن روکاوٹوں کے باعث میں تبلیغی دوروں پر نہیں جا سکا۔ افسوس کہ وہ ابھی تک دور نہیں ہوئیں۔ سلسلہ کے متعلق انگریزی کتابیں ریویو انگریزی اور سن رائز کی ایک کافی تعداد فروخت کی جاتی ہے۔ تبلیغی خطوط لکھے جاتے اور ملاقاتیں کیجاتی ہیں۔ اب میں نے دو رسالے چھپوائے ہیں۔ ایک میں مسیحی نقطۂ نگاہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا ثبوت دیا ہے۔ اور دوسرے میں اسلامی نقطۂ نگاہ سے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مفید نتائج پیدا فرمائے۔

یوم التبلیغ

ہمیں یوم التبلیغ کی اطلاع بہت دیر سے ملی۔ اور پھر رمضان شروع ہو گیا تھا۔ لہٰذا ہم نے یوم التبلیغ ۲۷ دسمبر کو منایا۔ جماعت کے اکثر مردوں اور عورتوں نے صرف لیگوس میں گیارہ ہزار سے زیادہ نفوس کو پیغام احمدیت پہنچایا اللہ تعالیٰ اس بیج کو بار آور کرے اور احمدیت کو ترقی دے۔

سکول

سکول خدا کے فضل سے روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ سرکاری گرانٹ ملنے کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ مگر ڈائرکٹر صاحب کے زیر غور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب کرے۔ بعض احمدی دوستوں کے بچے مسیحی سکولوں میں جاتے تھے گذشتہ سال میں نے ان کو سمجھایا۔ کہ یہ بات ٹھیک نہیں۔ جبکہ ہمارا اپنا سکول موجود ہے۔ تو پھر مسیحی سکولوں میں بچے بھیجنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر احباب نے اس سال سے اپنے بچے احمدیہ سکول میں بھیجدیئے ہیں۔

نو مبائعین

ایام زیر رپورٹ میں چھتیس احباب بذریعہ خطوط عاجز کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں شامل ہوئے ؛ خاکسار فضل الرحمٰن حکیم عفی عنہ مبلغ احمدیت

صدر انجمن کی قابل فروخت جائدادیں

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کا دوسرا اجلاس جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی تنگی کو دور کرنے کے لئے منعقد ہوا تھا۔ اس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صیغہ جائداد کے متعلق جو ارشادات فرمائے تھے۔ وہ احباب کی آگاہی کے لئے پھر شائع کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب صدر انجمن کی جائدادوں کے فروخت کرانے میں مدد دے کر ممنون فرمائیں گے یعنی جس جس انجمن میں سلسلہ کی جائداد ہے۔ اس کے فروخت کرنے کے لئے خریدار پیدا کر کے نظامت جائداد قادیان کو اطلاع دی جائے۔ نیز جن احباب کے پاس روپیہ ہو وہ صدر انجمن کی جائداد گرو رکھ کر روپیہ دے سکتے ہیں۔

سب کمیٹی کی ایک تجویز یہ تھی۔ کہ صدر انجمن کی جائدادیں فروخت کی جائیں اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اگرچہ اس کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ مگر اس پر اور زیادہ زور دیا جائے۔ اور اس طرح جو رقم وصول ہو۔ اس سے اور جائداد پیدا کی جائے۔ اس روپیہ کو خرچ نہ کیا جائے..."

نیز فرمایا "جو لوگ تجارت کے خطرہ میں نہ پڑنا چاہیں۔ وہ یوں بھی کر سکتے ہیں کہ صدر انجمن احمدیہ کو روپیہ اس کی جائداد گرو رکھ کر بطور قرض دے دیں۔ صدر انجمن آگے اس روپیہ کو تجارت پر لگا دے گی۔ اور فائدہ اٹھائے گی۔ قرض دینے والے دوستوں کو رہن کا کرایہ ملتا رہے گا۔ اور اس طرح دونوں فائدہ میں رہیں گے" ؛

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

341

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مردِ مخلص ملک نواب دین صاحب مرحوم

الفضل چونکہ ایک ایسی جماعت کا نفسِ ناطقہ ہے۔ جو داعیان الی الحق۔ آمرین بالمعروف اور سارعون فی الخیرات کی جماعت ہے۔ اس روزنامے کا مقصد وحید اسلامی تعلیمات اور ان کی تفسیر میں امامِ وقت کے گوہر پاروں کو بکھیرتا ہے۔ اس لئے اس میں کسی مرنے والے کے محاسن و مناقب بیان کرنے سے مقصود مدح سرائی۔ قصیدہ خوانی اور ثناگوئی نہیں۔ اور نہ ہی اپنے مجروح اور بیقرار جذبات کو تسکین دینا ہے۔ بلکہ اس سے مراد صرف یہ ہے۔ کہ واصلِ حق مخلصین جماعت کی گوناگوں کیفیات زندگی کو پیش کیا جائے۔ تاکہ دوسروں میں بیداری پیدا ہو۔ اور ان میں اعمال صالحہ اور تخلقوا باخلاق الاصفیاء کی تحریص ہو۔

اس کے علاوہ ایک نفسانی پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ایک انسان کسی درخشندہ حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ تو اس کا کاسۂ دل اس حقیقت سے لبریز اور معمور ہو کر چھلکنے لگتا ہے۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

عجب دلچسپ نقشہ یہ عالم ایجاد رکھتا ہے
جسے آنکھیں دیکھ لیتی ہیں اسے دل یاد رکھتا ہے

میں کچھ ایسے ہی جذبات سے مجبور ہو کر ملک نواب دین صاحب مرحوم کے متعلق چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اگرچہ مرحوم کے متعلق اُن کے برادرِ خورد مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے بہت کچھ لکھ دیا ہے۔ اور ایسے مؤثر طریق پر لکھا ہے کہ اس کے بعد بظاہر مزید لکھنا بلا ضرورت سمجھا جائے۔

ملک نواب دین مرحوم میرے استاد تھے۔ میں اُن کو اس وقت سے جانتا ہوں جبکہ میں طفلِ مکتب تھا۔ لیکن مجھ پر اس وقت بھی اُن کے عشقِ قرآن کا گہرا اثر تھا۔ ان دنوں سکول میں قاعدہ تھا۔ کہ روزانہ حاضری کے بعد ایک استاد طلبا کو صحت۔ تعلیم اور علم دین کے متعلق نصائح کیا کرتا تھا۔ ہر استاد اپنی باری پر طلباء سے خطاب کرتا تھا۔ لیکن ہم ہمیشہ ماسٹر نواب دین کے لئے بے تاب رہتے تھے۔ ان کی ہر بات چاہے وہ کسی دنیوی مسئلہ پر ہو روحانیت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی ہوتی تھی۔ اور ان کا خطاب سے صرف یہ مقصد ہوتا تھا۔ کہ نوجوانانِ جماعت میں سلسلہ کی محبت پیدا ہو۔ اور وہ اعتبار کے لئے بہترین نمونہ بنیں۔

اُن کو قرآن کریم سے شدید محبت تھی۔ جس طرح آجکل لوگ اپنے ڈرائنگ روم کی آرائش و زیبائش میں منہمک اور ممد ہوتے ہیں۔ اور ان کا فارغ وقت اس کی تزئین میں صرف ہوتا ہے۔ ان کو قرآن کریم کی نہ صرف معنوی آرائش بلکہ ظاہری زیبائش سے فرصت نہ ملتی تھی۔ عمدہ سے عمدہ جلدیں بندھواتے اور اعلےٰ سے اعلےٰ غلافوں میں رکھتے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے درس کے نوٹوں کو نہایت اہتمام سے لکھتے۔ پھر طلبا کو دکھلاتے اور ان کو اپنے عمل سے ترغیب دیتے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ محض ان کے اسوہ حسنہ کے تتبع میں ہم بہت سے طلباء نے قرآن کریم میں سادے اوراق لگوائے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے درس کے نوٹ لینے شروع کئے۔ ہم پہلے کاپیوں پر لکھتے۔ اور پھر بورڈنگ میں اُن کو اپنے قرآن کریم کے مجلد اوراق پر لکھتے۔

بعد میں جب میں قادیان میں ایک استاد کی حیثیت سے رہنے لگا۔ اور مرحوم قادیان سے باہر کے ایک سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ تو ایام رخصت قادیان گزارا کرتے تھے۔ کئی ایک ملاقاتوں میں انہوں نے خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا۔ کہ انہوں نے قرآن کریم کے متعلق بہت کچھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے سیکھا ہے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ میں جب ایف۔ اے کا طالب علم تھا۔ اس وقت سے ہی حضور کے درس سننے کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ حالانکہ ان دنوں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مہر نیمروز کی طرح ضیاء بار تھے۔ اور عرفان کی پیاسی دنیا اُن کے چشمۂ علم سے سیراب ہو رہی تھی۔ مجھے پہلی دفعہ ماسٹر نواب دین مرحوم سے ہی معلوم ہوا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے عالم شباب میں جبکہ حضور کو خدا نے ابھی خلافت کی خلعت فاخرہ سے سرفراز نہیں فرمایا تھا۔ درس قرآن دیا کرتے تھے۔ اور حضرت خلیفہ اول کے بعد آپ کا درس نوجوانوں کے لئے خصوصیت سے عرفان کے حصول کا ذریعہ بن چکا تھا۔ اور میں تو کہوں گا۔ وہ درس موجودہ انوار کی پہلی کرن تھی۔ کیا وہ کوئی کم مبارک وجود ہیں جنہوں نے اس نصف النہار کی صبح صادق کو دیکھا۔ صبح کا طلوع اگرچہ دنیا کے گوشہ گوشہ کے لئے پیام نور ہوتا ہے۔ مگر سورج کی پہلی کرنیں اونچی دیواروں اور بلند مناروں پر ہی چمکتی ہیں۔ یہی حال عہد فیوض و برکات کا ہوتا ہے۔

اس عالم میں بھی خزاں اور بہار کے موسم آتے ہیں۔ اور لیل و نہار کا اختلاف موجود ہے۔ لیکن خوش بخت ہیں۔ وہ جو بلند میناروں کی طرح پہلی کرنوں کو ہی جذب کر لیتے ہیں۔ اگرچہ بہارِ سعادت کا موسم سارے جہان اور ساری زمین کے لئے موسم حیات و کامرانی ہوتا ہے۔ لیکن اس کی سب سے پہلی برکت اصحاب عزائم و نفوس ذکیہ کے ریاحین قلوب سے ہی ظہور کرتی ہے۔

ماسٹر نواب دین صاحب مرحوم ان طبائع مستعدہ و قلوب صافیہ میں سے تھے۔ جنہوں نے اپنی استعداد و سربلندی و رفعت سے کسب ضیاء کے لئے اولیت کا درجہ حاصل کیا۔

مرحوم ایک جانباز اور وفا شعار احمدی تھے۔ ان کی غیرت سلسلہ ان کا جوشِ اسلام ان کا ہنگامۂ عمل ان کی شعلہ بیانی اپنے مخالف ماحول پر تازیانوں کی طرح برسی۔ وہ غیور تھے۔ مگر انسان سے نفور نہ تھے۔ ان میں غایت درجہ کا استغنا تھا۔ مگر ان کا دامن استکبار سے پاک تھا وہ شعلۂ بیان تھے۔ مگر تلخ کامی سے پاک وہ خوش مزاج تھے مگر لغویات سے متنفر وہ کوہ وقار تھے مگر قساوت سے منزّہ

اگرچہ وہ عالم بے ہوشی میں ہی اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ لیکن اگر وہ ہوش میں بھی ہوتے اور موت کے سائے اُن کے افقِ حیات پر پڑتے تو بھی وہ اس سانحہ سے ہرگز نہ گھبراتے۔ اور حیات مستعار کی امانت کو صبر نواز معبود کی چوکھٹ پر نہایت رضا و رغبت سے رکھ دیتے۔ ؎

خوگر پرواز کو پرواز میں ڈر کچھ نہیں
موت اس گلشن میں جز سنجیدنِ پر کچھ نہیں

میں ایک شاگرد کی حیثیت سے اپنے اشک ہائے عقیدت کو مرحوم کے مرقد پر نچھاور کرتا ہوں۔ اور اپنے قصے کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں ؎

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

خاکسار:۔ محمد حسین۔ بی کام ایلیس رود (لاہور)

مصباح کے وی پی

مصباح کی نئی جلد ۱۶ دسمبر سے شروع ہو چکی ہے۔ متواتر اطلاعات کے بعد اب ۱۵ مارچ کا مصباح ان خریداروں کے نام وی پی ہو رہا ہے۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ان کے نام بقایا ہے مصباح خواتین کا اپنا اخبار ہے۔ اور اس کا فنڈ بہت کمزور اور اشاعت محدود ہے اس لئے درخواست ہے۔ کہ مصباحی بہنیں یہ وی پی تنگی ترشی گوارا کر کے ضرور وصول کر لیں۔ تاکہ مصباح باقاعدہ خدمات بجا لانے کے قابل رہے

مینیجر مصباح قادیان

قادیان میں مکان بنانے والوں کو اطلاع

جو لوگ قادیان میں مکانات تعمیر کراتے ہیں اور کسی انجینئر کو کام کا نگران مقرر کرتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ باہمی معاہدہ تحریری طے کرا کر دفتر امور عامہ سے تصدیق کرا لیا کریں۔ تاکہ بعد میں کسی قسم کا نزاع پیدا ہو تو فیصلہ میں دقت پیش نہ آئے۔ ورنہ نظارت امور عامہ ایسی احتیاط نہ کرنے والوں کے معاملات میں دخل نہیں دے سکے گی۔ ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کے اہم سیاسی واقعات

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

صدر جمہوریہ امریکہ اور سپریم کورٹ

مسٹر روزولٹ جسے باشندگان امریکہ نے بہت بڑی اکثریت کیساتھ آئندہ پانچ سال کیلئے پھر اپنا صدر منتخب کر کے ملک کی زمام حکومت اس کے ہاتھ میں دیدی ہے۔ ان لوگوں میں سے ہے جو واقعات کی رفتار کیساتھ رہ کر ملک میں اصلاحات کا نفاذ چاہتے ہیں۔ لیکن اسکی اصلاحی کوششوں کے راستہ میں سب سے بڑی روک سپریم کورٹ کے ججوں کا "جذبہ محافظیت" (Conservatism) ہے جنہیں یہ اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ کانگرس یا انفرادی ریاستوں کے ہر قانون کو ۱۷۸۷ء کے آئین کی روح کے مطابق جرح و تعدیل کی محک پر پرکھیں اور اسے منظور یا مسترد کر دیں۔ چونکہ اس آئین کے اضعین نہیں جانتے تھے کہ آئندہ امریکہ میں کیسے کیسے انقلاب رونما ہونے والے ہیں اور ان کے نتیجہ میں کس قسم کے معاشرتی اور اقتصادی مسائل پیدا ہوں گے۔ اس لئے اصلاحی سکیموں کے حامی حلقوں میں سپریم کورٹ کے ججوں کی معاشرتی اور اقتصادی قوانین میں مداخلت ناگوار سمجھی جاتی ہے۔ اور انکے جذبہ محافظیت کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اب مسٹر روزولٹ نے اس دقت کو رفع کرنے اور اپنی اصلاحی تجاویز کو سپریم کورٹ کے احتساب سے آزاد کرنے کیلئے کانگرس سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سپریم کورٹ کے نظام کی اصلاح کیلئے ایک بل پیش کیا جائے۔ چنانچہ اس نے تجویز کی ہے۔ کہ پریذیڈنٹ کو اس امر کا اختیار دیا جائے۔ کہ وہ سپریم کورٹ کے ججوں کو ان کے ستر سال کی عمر تک پہنچنے پر ریٹائر ڈ کر دے۔ لیکن اگر وہ ریٹائر ہونے پر رضامند نہ ہوں۔ تو اس صورت میں کورٹ کا ایک زائد جج مقرر کر دیا جائے۔ اور موجودہ نو ججوں کی تعداد کو بڑھا کر پندرہ کر دیا جائے۔

روزولٹ کی ان تجاویز نے ملک کے بعض سیاسی حلقوں میں چنگاری کا کام کیا ہے۔ اور وہ سپریم کورٹ پر جسے ملک میں عزت اور قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک بالواسطہ حملہ سے تعبیر کر رہے ہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر روزولٹ کی پیش کردہ تجاویز کے متعلق جو بل پیش ہوگا۔ وہ منظور ہو جائیگا۔

جرمنی کا مطالبہ نوآبادیات اور حکومت برطانیہ

جنوری کے آخر میں ہٹلر نے اپنی کسی تقریر میں کہا تھا۔ "نوآبادیات کا مطالبہ ملک کی گنجان اور بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ہمیشہ اور متواتر جاری رہیگا"۔ اس اعلان کے بعد برطانیہ میں توقع کی جا رہی تھی۔ کہ جرمنی عنقریب سرکاری طور پر اپنی سابقہ نوآبادیات کی واپسی کا مطالبہ کریگی۔ نیز جرمن سفیر ہیر فان رین ٹراپ کی مراجعت لنڈن کے متعلق بھی خیال کیا جاتا تھا۔ کہ وہ برطانوی مدبرین سے اس مسئلہ کے متعلق گفت و شنید کریں گے۔ وزیر خارجہ برطانیہ مسٹر ایڈن چونکہ ان دنوں لنڈن سے باہر رخصت گزار رہے تھے۔ اس لئے جرمن سفیر نے لارڈ ہیلی فیکس سے ملاقات کا انتظام کیا۔ اس کے متعلق اخبار مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے اس وقت تک حکومت برطانیہ کا یہی رویہ رہا ہے۔ کہ کوئی معین جواب دینے سے احتراز کیا جائے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ بھی اس کا یہی مسلک رہیگا۔ لیکن یہ امر وسیع تدبر اور سیاست کے منافی ہے۔ علاوہ ازیں ملک میں یہ خیال بسرعت پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اگر برطانیہ اور فرانس جرمنی کے خلاف اپنے آپ کو اخلاقی دلائل سے مسلح کرنا چاہتے ہیں تو انہیں نوآبادیات کے معاملہ میں ضرور کچھ مراعات دینی پڑیں گی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اہل برطانیہ جرمنی کے مطالبہ نوآبادیات کو ایک حد تک حق بجانب سمجھتے ہیں۔

"مانچسٹر گارڈین" مزید لکھتا ہے "مسٹر ایڈن اگرچہ فرانس کے جنوب میں رخصت گزارنے کے لئے چلے گئے ہیں۔ لیکن اگر کابینہ کے دوسرے ارکان بھی اس کی طرح باہر جا کر اپنے سر چھپا لیں۔ تب بھی حکومت برطانیہ زیادہ دیر تک اس مسئلہ سے پہلوتہی نہیں کر سکتی دو سال سے یہ مسئلہ اس کے سامنے آ رہا ہے۔ اور اب وہ بالکل اس سے دو چار ہے ان حالات میں گورنمنٹ کے لئے اس کے سوا کوئی اور چارہ نہیں۔ کہ اس کا کھلے طور پر سامنا کرے۔ اور اس امر کا فیصلہ کرے کہ جرمنی کو کیا جواب دیا جائے" گویا اہل برطانیہ اس بارے میں حکومت کے موجودہ طرز عمل کی کمزوری اور غیر معقولیت محسوس کر رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ لیت و لعل سے کام لینے کی بجائے نوآبادیات کے سوال کا جرات سے فیصلہ کیا جائے اور حقیقت میں اب زیادہ دیر تک اس مسئلہ سے پہلوتہی نہیں کی جا سکتی۔

اخبار مذکور جرمنی کے مطالبہ پر اخلاقی نقطہ نگاہ سے بحث کرتا ہوا لکھتا ہے "جب تک فرانسیسی اور برطانوی حکومتیں فوری طور پر یہ سوچنے کی کوشش نہیں کرتیں۔ کہ وہ اصول انتداب کو تمام مستعمرات پر وسیع کرنے تمام اقتصادی قیود کو دور کرنے اور انتدابی مقبوضات کو بین الاقوامی نظم و نسق کے سپرد کر دینے کے لئے کیا کچھ کر سکتی ہیں۔ اُس وقت تک جرمنی کے مطالبات کا مقابلہ کرنا نہایت مشکل ہے۔ اِس وقت نہ حکومت برطانیہ اور نہ حکومت فرانس اس قابل ہے۔ کہ جرمنی کے خلاف اخلاقی دلائل پیش کر سکے۔ کیونکہ دنیا میں یہ کوئی چیز نہیں۔ کہ کسی کو نوآبادیات کا "حق" حاصل ہے۔ اگر ہم اس فرسودہ اصطلاح کو استعمال بھی کریں۔ تو ہمیں کہنا پڑے گا۔ کہ جرمنی کا بھی اس قدر حق ہے جس قدر برطانیہ کا۔ دونوں بڑی سلطنتیں ہیں۔ دونوں اہل صنعت قومیں ہیں۔ دونوں کے پاس توپیں ہیں اور دونوں سیاہ فام اقوام پر اپنی فضیلت کا احساس رکھتی ہیں۔ اس لئے اگر نوآبادیات ہمارے لئے اچھی ہیں۔ تو وہ جرمنی کے لئے بھی اچھی ہیں۔ اور اگر وہ جرمنی کے لئے بُری ہیں۔ تو ہمارے لئے بھی بری ہیں۔ استعمار پرستی کی بساط سیاست پر ان میں فرق صرف اتنا ہے۔ کہ جہاں جرمنی نے جنگ میں شکست کھا کر ایک سلطنت کو کھو دیا ہے۔ وہاں برطانیہ نے فتح حاصل کر کے ایک اور علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ بنا بریں اس مسئلہ میں اخلاقی دلائل کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم اہل جرمنی کی نسبت نوآبادیات کے نظم و نسق کو زیادہ عمدگی کے ساتھ چلا سکتے ہیں۔ اور اس معاملہ میں ہماری نظر جرمن تاریخ کی صرف گھناؤنی اور بدترین مثالوں پر ہی پڑتی ہے۔ ہم نہایت بے باکی کے ساتھ اپنے شرمناک واقعات کو بھول جاتے ہیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ جب تک حکمران قوموں کا محکوم اقوام پر کامل اور غیر مشروط تسلط قائم ہے۔ اس وقت تک ظلم اور ناانصافیوں کی مثالیں ملتی رہیں گی خواہ حاکم Angles (قدیم قوم جو اہل انگلستان کی مورث اعلیٰ تصور کی جاتی ہے) ہوں یا angel (یعنی فرشتے)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کو ان نوآبادیات پر قبضہ جمائے رکھنے کے لئے جن کی واپسی کی جرمن خواہشمند ہے۔ نہ صرف جرمنی کو مطمئن کرنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ اہل برطانیہ کو بھی یہ اطمینان دلانے کی ضرورت ہے۔ کہ اخلاقی طور پر ان نوآبادیات کو اپنے قبضہ میں رکھنے کا حق حکومت برطانیہ کو ہی ہے۔

قادیان میں نیلامی

قادیان میں پچھلے جمعہ کی طرح اس جمعہ کی نماز کے بعد پھر نیلامی ہو گی۔
میز۔ کرسی۔ چارپائی وغیرہ۔
آپ جن اشیاء کو استعمال نہیں کرتے انکو اِدھر اُدھر پھینک کر ضائع نہ کریں۔ بلکہ بروز جمعرات سلیم اللہ خان کمیشن ایجنٹ احمدیہ سٹور قادیان کے سپرد کر دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

342

عدالتی نقول حاصل کرنے کی تخفیف کردہ اُجرت

یہ منظوری سمجھا گیا ہے۔ کہ نقول حاصل کرنے کے لئے اس تخفیف کردہ شرح اجرت پر نظر ثانی کی جائے۔ جو ضلع فیروزپور میں ایک تجربہ کے طور پر گذشتہ ماہ جون میں نافذ کی گئی تھی۔ لہٰذا یکم مارچ ۱۹۳۷ء سے تاحکم ثانی اضلاع فیروزپور لاہور۔ اور امرتسر میں انگریزی اور اردو نقول کے لئے اجرت مندرجہ ذیل شرحوں کے مطابق لی جائے گی۔

(۱) مقدمات دیوانی ایک ہزار روپیہ تک فیصلہ ایک روپیہ ۸ آنے۔ ڈگری ایک روپیہ

(۲) مقدمات دیوانی ایک ہزار سے زائد اور پانچ ہزار روپیہ تک فیصلہ ۲ روپے ۸ آنے۔ ڈگری ۱ روپیہ ۴ آنے

(۳) مقدمات دیوانی پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ مالیت تک کے لئے فیصلہ ۵ روپے ڈگری ۱ روپیہ ۸ آنے

(۴) مقدمات مال جو اسسٹنٹ کلکٹر کی عدالت سے فیصل ہوئے ہوں۔ فیصلہ ۱ روپیہ ۸ آنے۔ ڈگری ۱ روپیہ

(۵) مقدمات مال جو اسسٹنٹ کلکٹر کی عدالت سے بالاتر عدالتوں میں فیصل ہوتے ہوں۔ فیصلہ ۲ روپے ڈگری ۱ روپیہ۔

(۶) مقدمات فوجداری کے فیصلے

(الف) جو مجسٹریٹ درجہ اول اور دفعہ ۳۰ کے اختیارات رکھنے والے مجسٹریٹوں کی عدالتوں میں فیصل ہوئے ہیں۔ ۳ روپے

(ب) جو مجسٹریٹ درجہ دوم اور درجہ سوم کی عدالتوں میں فیصل ہوئے ہیں۔ ۲ روپے

(ج) مقدمات فوجداری کی اپیل کے فیصلے ۳ روپے

(د) مقدمات سیشن ۵ روپے

(۷) ملزمان کے لئے ابتدائی اطلاعی رپورٹ ۱۲ آنے

(۸) جملہ بیانات معہ استغاثہ جات دس صفحوں تک ۱ روپیہ

(۹) جملہ غیر مصدقہ نقول استغاثہ جات یا نتھی ہائے وائگ بیٹ (؟)

(الف) جہاں سٹینو گرافر ہو اور درخواست پیشتر دی جا چکی ہو۔ ۴ آنے

(ب) بصورت دیگر ۸ آنے دس صفحے تک

(۱۰) متنازعہ داخل خارج ۲ روپے

(۱۱) غیر متنازعہ داخل خارج ۱ روپیہ

(۱۲) خسرہ پیمائش ۔۳ پائی فی خسرہ نمبر کم از کم ۶ آنہ تک رقم کا حساب آنہ کی صورت میں کیا جائے گا۔

(۱۳) کھتونی پیمائش ۲ آنہ فی کھاتہ کم از کم ۶ آنہ تک۔

(۱۴) پرچہ تصدیق ۱ روپیہ ۸ آنے

(۱۵) نقشہ جات شجرہ نسب اور ساوی عکس اور دیگر متفرق کاغذات فیس کی تشخیص صیغہ نقول کا ناظم کرے گا۔

(۱۶) مراسلات ۱۲ آنے

(۱۷) فیصلہ

(الف) فیصلہ کے بغیر معاہدہ ۸ آنے

(ب) حصول اراضی کی امثلہ میں دیوانی مقدمات کی شرح اجرت کے مطابق

(ج) غیر سرکاری فیصلہ ۳ روپے

(۱۸) رجسٹری شدہ بانڈ ۱ روپیہ

(۱۹) رہن اور بیع باغات ۱ روپیہ

(۲۰) راضی نامجات ۱ روپیہ

(۲۱) فیصلہ آخری سے پہلے کے احکام ایک صفحہ تک ۸ آنے

(۲۲) ایک صفحہ سے زیادہ تک ۲ روپے

(۲۳) رپورٹ بابت معائنہ لاش ۱ روپیہ

(۲۴) رپورٹ افسران متعلقہ نمبرداری ذیلداری۔ چوکیداری۔ معافی۔ مقدمات فوجداری اور دیوانی اگر اجازت دی جائے۔

چوکیدارہ ۸ آنے۔

دیگر ۲ روپے

(۲۵) بہی اردو یا انگریزی حروف میں دو صفحوں تک ۱ روپیہ دو صفحوں سے زائد ۲ روپے

(۲۶) خسرہ خانہ شماری ہندی یا اردو میں ۱۲ آنے

(۲۷) رواج عام ایک روپیہ

(۲۸) فرو نیلامی ایک روپیہ

(۲۹) رجسٹر عام

(۳۰) رجسٹر نکاح

(۳۱) رجسٹر اسٹامپ

(۳۲) گوشوارہ

(۳۳) وارنٹ گرفتاری

} ۸ آنے

(۳۴) وارنٹ قرقی

(۳۵) وارنٹ بابت قبضہ

(۳۶) وارنٹ تلاشی

(۳۷) سمن

(۳۸) نوٹس

(۳۹) مختار نامہ

(۴۰) وکالت نامہ

(۴۱) کارڈ

(۴۲) تار

(۴۳) درخواست اطلاعی

(۴۴) حکم بر درخواست اطلاعی

(۴۵) متفرق درخواستیں

(۴۶) روبکار

(۴۷) رپورٹ پیادہ دیوانی

(۴۸) رپورٹ گرداور قانونگو

(۴۹) طلبانہ

(۵۰) رسید

(۵۱) بانڈ

(۵۲) اجرا

(۵۳) یادداشت معائنہ

(۵۴) پرونوٹ

(۵۵) ہنڈیات

(۵۶) نقشہ مرگ

(۵۷) فرد حلیہ

(۵۸) فرد جامہ تلاشی

(۵۹) فرد جرم

(۶۰) نتیجہ طبی معائنہ

(۶۱) رپورٹ صیغہ نشان انگشت

(۶۲) فہرست گواہان

} ۸ آنے

(۶۳) مسل خودکشی (علیحدہ نقل کے لئے)

(۶۴) مقدمات معافی میں بیان

(۶۵) اعلانات عام

} ۸ آنے

(۶۶) آخری فیصلہ جس کی صورت یہ ہو۔ ان دلائل کی بنا پر جو میں مقدمہ فلاں کے فیصلہ میں قلمبند کر چکا ہوں۔ میں مقدمہ کو خارج کرتا ہوں۔ ۴ آنے

(۶۷) آخری احکام جن سے ابتدائی ڈگری کی تصدیق ہوتی ہو۔ ۴ آنے۔

(۶۸) حکم جس کے ذریعہ آخری حکم میں تبدیلی یا ترمیم کی گئی ہو۔ ۴ آنے۔

نوٹ:۔ ان نقول کے سوا جو مدنمبر ۸ (بیانات معہ استغاثہ جات وغیرہ) کے ماتحت آتی ہوں۔ جملہ نقول پر ایسے مقدمات میں جن کے لئے کسی خاص شرح کا تعین نہیں ہوا۔ اگر دستاویز ۱۵ صفحے سے زیادہ ہے۔ اور نمبر ۸ کے جملہ مقدمات میں جو ۱۰ صفحے سے زیادہ صفحات کے لئے (جیسا کہ صورت ہو) وصول کی جائے گی۔ ہر صفحہ حتی الامکان ۳۰۰ الفاظ پر مشتمل ہوگا۔ اور اگر کسی صفحہ پر ۱۰۰ سے کم الفاظ ہوئے تو زائد اجرت وصول نہیں کی جائے گی۔

اگر یہ شرحیں تسلی بخش ثابت ہوئیں تو ان کو آخر کار صوبہ کے جملہ اضلاع میں نافذ کر دیا جائے گا۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ایک قطعہ زمین نیلام ہوتا ہے

موضع ہلال پور تحصیل بھیرہ ضلع شاہپور سرگودھا میں ۳۶ کنال اراضی نہری جس کے نمبران خسرہ ۳ ۷ ۱۶ ۱۹ ہیں۔ اور ۲۷ء سے صدر انجمن کی ملکیت و مقبوضہ ہے۔ اس رقبہ کو صدر انجمن نے فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہٰذا یہ رقبہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۷ء کو بروز ہفتہ موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ خواہشمند اصحاب موقعہ پر پہنچ کر بولی دیں۔ زر نیلام کا ۱/۴ حصہ وصول کیا جائیگا۔ اور بقیہ ۳/۴ حصہ صدر انجمن مذکور سے منظوری حاصل ہونے پر وصول کر کے داخل خارج کرا دیا جائیگا۔ اردگرد کی احمدی جماعتیں خریدار پیدا کر کے ممنون فرمائیں۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

لدھیانہ میں جناب میاں عبدالحیٔ صاحب کی آمد پر

عظیم الشان جلوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لدھیانہ۔ ۶ مارچ ۱۹۳۶ء بذریعہ ڈاک آج ۳ بجے کی ٹرین سے میاں عبدالحیٔ صاحب جو حال میں وزیر حکومت پنجاب منتخب ہوئے ہیں۔ لاہور سے تشریف لائے۔ ریلوے سٹیشن پر ایک انبوہ کثیر استقبال کے لئے موجود تھا۔ گورنمنٹ ہائی سکول کے بینڈ نے ترانہ گایا۔ پھولوں کے ہاروں سے میاں صاحب کو لاد دیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں ہندو مسلمان۔ احمدی۔ غیر احمدی سب لوگ موجود تھے۔ سٹیشن سے کمیٹی باغ تک ہزارہا خلقت موجود تھی۔ احراری کارکن تو سنا گیا ہے۔ بعض شہر چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ کمیٹی باغ میں ہزارہا لوگوں کے درمیان جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی برکت علی صاحب لائق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لدھیانہ نے میاں صاحب موصوف کی مدح میں اپنی ایک دلکش نظم سنائی۔ آغا شیر جنگ صاحب نے ایک مختصر تقریر کی جس کے بعد میاں صاحب موصوف نے برجستہ تقریر فرمائی۔ جس میں انہوں نے فرمایا۔ وہ ہر ایک کے ساتھ انصاف کرینگے۔ نیز کہا۔ کہ سردار سکندر حیات خاں صاحب کی پرائم منسٹری پر اعتماد کیا جائے۔ فرقہ وارانہ خیالات کا جنازہ اٹھا دینے پر زور دیا۔ تقریر نہایت دلچسپ تھی۔ اہالیٔ شہر کی طرف سے سپاسنامے پیش کئے گئے۔

بعد ازاں پیدل میاں صاحب کا جلوس روانہ ہوا۔ محلہ چھاؤنی میں سے ہوتا ہوا احراری گیدڑ بھبکیوں کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے میاں صاحب موصوف محلہ صوفیاں میں تشریف لے گئے۔ جہاں سب سے پہلے سید عنایت علی شاہ صاحب احمدی کے مکان میں تشریف لے گئے۔ تاکہ ان کی لڑکی کی وفات پر اظہار افسوس کریں۔ خاکسار نے شکریہ ادا کیا۔ پھولوں کے ہار ڈالے۔ میاں صاحب نے معہ حاضرین رسم فاتحہ خوانی ادا کی۔ اور مرحومہ کی بے وقت وفات پر اظہار افسوس کیا۔ مرحومہ کے پسماندگان کی طرف سے میاں صاحب موصوف کے ذریعہ غربا کو دینے کے لئے صدقہ پیش کیا گیا۔ کافی دیر ٹھہر کر میاں سید حسن محمدؐ صاحب سجادہ نشین لدھیانہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ دو ایک جگہ اور بھی گئے۔ نعرۂ تکبیر اور میاں عبدالحیٔ زندہ باد کے نعروں سے شہر گونج اٹھا۔

ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ میاں صاحب موصوف اپنے عہدہ جلیلہ پر فائز ہو کر ملک و ملت سے خراج تحسین حاصل کریں۔ خاکسار:۔ سید صوفی محمد عبدالرحیم از لدھیانہ

الفضل کی ترقی اشاعت کے متعلق

چند تجاویز

ترقیٔ اشاعت الفضل کے متعلق چند مضمون میں نے پڑھے الفضل کی وقعت جو ہر شخص کے دل میں ہے اس کا اندازہ ظاہری حالت سے نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی خریدار نہیں ہے تو مالی مجبوری کی وجہ سے نہیں ہے۔ میں نے تو یہی دیکھا ہے۔ کہ جب الفضل ہاتھوں میں آتا ہے تو ہر شخص کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ کسی طرح میں پہلے پڑھ سکوں۔ سب سے پہلی بات سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خیریت بعد ازاں ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نظر پڑتی ہے۔ کیسا ہی دل مغموم کیوں نہ ہو ایک تسکین محسوس کرتا ہے۔ پھر درخواست دعا کو دیکھکر دل میں عجب جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ترقیٔ جماعت کو پڑھکر شکرانے کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھر نت نئے مضمون پڑھنے میں آتے ہیں۔ خبریں بھی نہایت ضروری اور چیدہ ہوتی ہیں۔ میرا تو یہ حال ہے کہ اگر دس لفافے پوسٹ مین دے اور الفضل نظر نہ آئے تو پریشان ہو جاتا ہوں۔ کہ تسے ملک کی خبریں الفضل میں نہیں ہوتیں۔ میرے خیال میں الفضل کے فنڈ کی کمی چند طرح میں پوری ہو سکتی ہے۔ اگر تاجر صاحبان جماعت کے اس طرف توجہ کریں۔ ہر ایک فرم کو چاہئے کہ اپنا اشتہار الفضل میں دے۔ کیونکہ ریڈنگ میٹر سے اخبار کو جو کچھ وصول ہوتا ہے۔ وہ اخراجات کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے۔ اور تاجر صاحبان کیلئے اچھا بکری کا بہترین ذریعہ ہے۔ ۔ م

۲۔ الفضل شادی فنڈ کو مضبوط کیا جائے۔ ہر شخص خوشی کے موقعہ پر الفضل کو نہ بھولے۔

۳۔ اعلان ولادت کیساتھ الفضل کو ضرور کچھ رقم ارسال کرنی چاہیئے۔ ۴۔ الفضل کی مفت اشاعت دوسری قوم کے نادار اشخاص کیلئے نہایت ضروری ہے۔ جو احباب یہ ثواب لینا چاہیں بہت آسانی سے لے سکتے ہیں۔ ۵۔ ٹریکٹ اور ہر قسم کی چھپائی حتی الامکان ضیاء الاسلام پریس میں کرائی جائے۔ ۶۔ ہر دوست کی کوشش الفضل کو دلچسپ بنانے کی ہو۔ خواہ جماعت کی تبلیغی رپورٹ یا خبریں یا دیگر مضمون دئے جائیں۔ اور اشاعت بڑھائی جائے۔

محمد حسن احمدی۔ چتوڑ گڈھ۔ میواڑ

دی کیمل فونٹین قلم

"کیمل" کا فونٹین قلم ہندوستان کے ہردلعزیز قلموں میں سے ہے۔ یہ ٹوٹتا نہیں ہے۔ اس کی نب ۱۴ کیرٹ گولڈ کی طلائی نب ہے۔ ہینڈز اور کلپ رولڈ گولڈ یعنی نقلی سونے کے ہیں۔ اس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ اور نب ہر طرح کی لکھائی کیلئے موزوں ہے۔ آزادی سے لکھنے کی ضمانت دی جاتی ہے ایسے نفیس قلموں کیلئے غیر معمولی کم قیمت رکھی گئی ہے۔

سٹینڈرڈ سائز (عام معیار جسامت) کے لئے ۴ روپے ۸ آنہ ہیکسیگونل (شش پہلو) کے لئے ۵ روپے۔ سینٹر یعنی اعلےٰ کے لئے ۶ روپے لائف ٹائم (زندگی کے ساتھ جانے والا) ۸ روپے

سول ایجنٹ
ہارن بائی فونٹین پن ڈپو
نمبر ۲۰۴۔ ہارن بی روڈ بمبئی

THE HORN BY FUNNTAIN
PEN DEPOT
204 HORNBY ROAD
FORT BOMBAY

ایک ولایتی تیس بریک ہارس پاور سلف سٹارٹ انجن ارزاں فروخت ہو رہا ہے

احمدیہ سٹور کی ملکیت ایک تیس بریک ہارس پاور سلف سٹارٹ کروڈ آئیل انجن مع ابرکیمبر لیسر دو چکیاں۔ ایک چاول کی مشین۔ لمبی ولایتی شافٹ سٹینڈرڈ پلیاں۔ بیرنگ برکیٹس ایک لکڑی چیرنے کا آرہ وغیرہ جلد فروخت کیا جائے گا۔ انجن دیکھکر قیمت کا ٹنڈر دیا جا سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ سلیم اللہ خان کمشن ایجنٹ احمدیہ سٹور۔ قادیان

343

استانیوں کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں تین استانیوں کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری کو پڑھا سکیں اور ٹرینڈ ہوں۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۵-۱-۲۰ ہوگا۔ درخواستیں بنام مینیجر نصرت گرلز سکول آنی چاہئیں۔

مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول۔ قادیان

درختوں کی نیلامی

بحوالہ ریزولیوشن نمبر ۱۹۱ ع۔ م۔ مورخہ ۲۴-۲-۳۷ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ محلہ دارالعلوم (قادیان) میں سے گذرتی ہوئی جو سڑک بورڈنگ ہائی سکول (قادیان) کو جاتی ہے اس پر جو درخت دونو طرف ۲۷-۴-۳۳ کے قریب ہیں بذریعہ اشتہار نیلام کئے جاویں۔ اس واسطے ۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء کو یہ درختان موقعہ مذکور پر ۸½ بجے صبح صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مختار عام منشی محمد الدین صاحب نیلام کریں گے۔ ان درختان شیشم میں سے علاوہ جلانے کی لکڑی کے کارآمد لکڑی یعنی شہتیر۔ بالے۔ چارپائیوں کے پائے میز۔ کرسیوں۔ وغیرہ وغیرہ کے لئے بھی نکل سکتے ہیں۔

لہذا بغرض آگاہی عام اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خواہشمند اصحاب ٹھیک وقت مقررہ پر پہنچ کر خرید فرماویں۔ رقم نقد وصول کی جائے گی۔ یہ نیلامی خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان کے پاس سے شروع ہوگی۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

بہت کم سرمایہ سے کٹ پیس کی تجارت کریں

عجیب بالکل کم سرمایہ سے کٹ پیس کی تجارت کریں دھوکے سے بچیں

کٹ پیس کے اکسٹرا سپیشل بنڈل

صاحبان! ہم نے آپ کو جھوٹے اشتہار بازوں کے دھوکہ سے بچانے کی غرض سے نہایت محنت و کوشش سے اپنا آدمی مانچسٹر اور جاپان بھیجکر کٹ پیس کے اعلیٰ بنڈل منگوائے ہیں جن میں آج کل کے فیشن کے مطابق ہر قسم کا مال یعنی کریپ سلکی پھولدار یا پلین عمدہ مورڈکین اعلیٰ۔ جارجٹ سلکی پھولدار اور نینی ہر قسم کاٹن سلکی اعلیٰ ہر قسم وائل پھولدار اور جمفر عمدہ ڈیزائن کے علاوہ چھینٹ پھولدار و سفید ململ وغیرہ وغیرہ خود مناسب طریق پر بڑے بڑے ٹکڑے ڈلوا کر جو کہ یقیناً آپ کے پسند ہونگے۔ نہایت ہی واجب نرخوں پر فروخت کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری سچائی کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمائشوں کی بھرمار شروع ہو گئی ہے اس لئے جلدی کریں۔ ورنہ بعد میں دوسرے مال کا انتظار کرنا پڑیگا

نرخ۔ اکسٹرا سپیشل بنڈل ور-/۴۵ پنتالیس روپیہ فی بنڈل سپیشل بنڈل ور-/۳۸ اڑتیس روپیہ فی بنڈل۔ درجہ اول ور-/۲۸ اٹھائیس روپیہ فی بنڈل درجہ دوم -/۲۵ پچیس روپیہ فی بنڈل۔ ہر ایک بنڈل کا مال ۴۰ بیس پونڈ ہوگا۔ لمبائی ایک گز سے چھ گز ہوگی۔ آزمائش شرط ہے۔ نئے بیوپاری صاحبان کے لئے آرڈر کے ہمراہ پچیس روپیہ -/۲۵ فیصدی پیشگی آنی لازمی ہے۔ کل قیمت پیشگی آنے پر بلٹی بنوائی و پیکنگ خرچ معاف ہوگا۔ نوٹ:۔ اکسٹرا سپیشل بنڈل ور-/۴۵ پنتالیس روپیہ فی بنڈل کے اندر تمام کٹ پیس فسٹ کوالٹی ہوگی۔ نوٹ:۔ غلط ثابت ہونے پر قیمت واپس ہوگی۔ اگر ہم آپ آرڈر نہ دیں۔ تو سمجھیں۔ کہ خوش قسمتی آپ کا ساتھ نہیں دیتی۔ جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔ المشتہر: مینیجر دی رائل ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس کراچی شہر

THE ROYAL WHOLESALE CUT PIECE MERCHANTS KRACHI CITY.

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیونکا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پایہ دار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے احباب کرام آرڈر دیگر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشا اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

ملنے کا پتہ: قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

ضرورت رشتہ

ایک اچھے تعلیمیافتہ کشمیری نوجوان کے لئے جو ایک سرکاری دفتر میں پچاس روپے ماہوار پر ملازم ہے۔ کنوار رشتہ درکار ہے۔ لڑکی صورت و سیرت میں نیک تعلیمیافتہ امور خانہ داری سے واقف سلیقہ شعار اور مبائع احمدی ہو۔ کشمیری رشتہ کو ترجیح دی جائے گی۔ تفصیلی حالات پتہ ذیل پر لکھیے۔ م۔ معرفت مینیجر الفضل۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ ۵۰۰ کا نقد انعام

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری وغیرہ۔ جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کردے۔ اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے۔ جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے۔ اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں۔ فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل تعالےٰ شفایاب ہو چکے ہیں یہ ۱۹۲۳ء سے ہندوستان میں فروخت ہو رہا ہے! احمدی بھائی بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں اور نہ آبلہ ہی پڑتا ہے۔ طلاء کے ہمراہ حب منعظ کی یا کبھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی اور طلاء اس مرض کیواسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ہے ۳ چار بکس ۱۰ کے ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو۔ رڑکی۔ یو۔ پی)

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ تشنج۔ ورد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ دبا کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راولپنڈی ۶ مارچ۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ ہفتہ وزیرستان کو مزید فوج بھیجی جائے گی سڑکوں کی حفاظت کے سلسلہ میں ایک حکم جاری کیا گیا ہے جس کی رو سے رزمک سے بعض مقامات کو جانے والی سڑکوں پر فوجی آمدورفت کے لئے اوقات مقررہ کے اندر سفر ختم کر دینے کی تلقین کی گئی ہے۔

لکھنؤ ۶ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ آگرہ اور الہ آباد کے اضلاع میں کہر اور ژالہ باری سے فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ کاشتکاروں کی امداد کے لئے تقاوی اور امدادی رقوم ان میں تقسیم کی جائیں گی۔

دہلی ۶ مارچ۔ رائے بہادر بھاگ چند سونی ایم ایل اے اور ماسٹر گوبند داس کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ الف و ۱۱۹ اور ۱۲۱ تعزیرات ہند قلت ثبوت کی بنا پر واپس لے لیا گیا۔ باقی ملزموں کے خلاف پانچ روز کا ریمانڈ لے لیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۵ مارچ۔ گورکھپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک کانگرسی کو جو کانگرس کے ٹکٹ پر اسمبلی میں کامیاب ہوا تھا۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ گرفتاری کس بنا پر عمل میں آئی ہے۔ پراونشل کانگرس کمیٹی نے ہدایت جاری کی ہے۔ کہ اس کی ضمانت داخل کر دی جائے۔

دہلی ۶ مارچ۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں تخفیف کی تحریکوں پر مزید بحث ہوئی سید مرتضیٰ نے صیغہ فوج کے مصارف میں تخفیف کی تحریک پیش کی جس کا مقصد حکومت کی اس پالیسی پر بحث کرنا تھا۔ کہ دفاع کے معاملات میں حکومت نے اس ایوان کی رائے کو سننے سے متواتر انکار کیا ہے۔ آرمی سکرٹری نے اس پر اعتراض کیا۔ کہ اس کے لئے دو دن پہلے نوٹس نہیں دیا گیا۔ صدر نے اس اعتراض کو بجا قرار دیا۔

کلکتہ ۶ مارچ۔ اخبار "سٹیٹسمین" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کی مختلف پارٹیوں کے ساتھ گورنر کی جو گفتگو ہوئی ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر گورنر نے پرجا پارٹی کے لیڈر مسٹر اے کے فضل الحق کو دعوت دی ہے کہ وہ وزارت مرتب کریں۔ مسٹر فضل الحق نے اس دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ اور مناسب وقت پر اپنے شرکار کی فہرست پیش کر دیں گے۔ مسٹر فضل الحق کی رائے ہے۔ کہ نو وزیر ہوں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وزارت کو قومی بنانے کے لئے پانچ مسلمان اور چار ہندو وزراء ہونے چاہئیں۔

کلکتہ ۶ مارچ۔ مغربی جریا کی کان (متصل اسنسولی) میں ایک چھت کے گرنے سے تین کان کن ہلاک ہو گئے ہیں جو اس وقت زیر زمین کام کر رہے تھے چونکہ اس وقت تک ملبہ صاف نہیں ہوا اس لئے نقصان جان کا صحیح تخمینہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔

پٹنہ ۶ مارچ۔ بہار صوبائی کانگرس کمیٹی نے غور و فکر کرنے کے بعد وزارتیں قبول کرنے کے حق میں فیصلہ صادر کیا ہے

نئی دہلی ۶ مارچ۔ اگرچہ سرکاری اعلان ایک خاص مدت کے بعد عمل میں آئے گا۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ موجودہ لیجسلیٹو اسمبلی آئندہ اجلاس شملہ کے اختتام پر نہیں توڑی جائے گی۔ اسمبلی کی مقررہ مدت ۱۹۳۸ء میں ختم ہونے والی ہے۔ مگر اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی مدت ۱۹۳۸ء کی خزاں تک بڑھا دی جائے گی۔

نئی دہلی ۶ مارچ۔ مسٹر سرینواس شاستری گذشتہ نومبر میں مسٹر جی ایس بوزمن کی معیت میں بحیثیت وفد ملایا بھیجے گئے تھے۔ تا کہ ملایا کا دورہ کر کے وہاں کے ہندوستانی مزدوروں کی حالت کے متعلق رپورٹ پیش کریں۔ مسٹر شاستری نے اپنی رپورٹ حکومت ہند کے پیش کر دی ہے۔ جس میں تحریر ہے کہ ہندوستان کے مزدوروں کو ملایا جانے سے ہرگز نہ روکنا چاہیئے۔

کراچی ۶ مارچ۔ صوبہ سندھ میں بھی عنقریب وزارت مرتب ہونے والی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ میں تین وزیر ہونگے۔ گورنر سندھ وزیروں کے انتخاب کے سلسلہ میں پارٹیوں کے لیڈروں سے مصروف مذاکرہ ہے۔ سندھ یونائیٹڈ پارٹی کے ایک اہم رکن نے پارٹیوں کے پروگرام کے بارے میں بیان شائع کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے۔ کہ ہماری پارٹی جدید اسمبلی میں اس امر کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہے کہ وزراء کی تنخواہ پانچ سو روپیہ ماہوار ہو۔

مدراس ۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مدراس ہائی کورٹ میں خان بہادر سر عبدالرحمن کو مسٹر جسٹس ایچ ڈی کورنش کی جگہ جو ۷ اگست کو ریٹائر ہونے والے ہیں۔ جج مقرر کیا جائے گا۔

کلکتہ ۶ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت بنگال نے ۲۵۰ بنگالیوں کو جو اس وقت اپنے اپنے گاؤں یا مکانوں میں نظر بند ہیں رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کی رہائی کے متعلق عنقریب احکام جاری کر دئے جائیں گے۔

الہ آباد ۶ مارچ۔ حال میں ژالہ باری کے نتیجہ کے طور پر نقصان زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے بیان شائع کیا ہے۔ کہ ۲۶ فروری کو تین تحصیلوں میں خوفناک ژالہ باری ہوئی۔ جس کے نتیجہ ان علاقوں میں سخت تباہی برپا ہوئی ہے۔ سخت ژالہ باری کے باعث ہزاروں چھتیں ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی ہیں۔ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے چندہ کی اپیل کی ہے۔

نئی دہلی ۶ مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ نے قانون توہین عدالت سے متعلقہ ترمیمی بل اور سڑکوں کی توسیع سے متعلقہ قرارداد کو منظور کر لیا ہے۔

لنڈن ۶ مارچ۔ "ٹائمز" لکھتا ہے کہ ادیس آبابا میں جنرل گریزیانی پر بم پھینکے جانے کے نتیجہ میں اطالویوں نے حبشیوں پر زہرہ گداز مظالم ڈھائے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ اس حادثہ کے فوراً بعد ادیس آبابا کو اطالوی فوج نے محصور کر لیا۔ حبشیوں کے مکانات اور جھونپڑے پٹرول ڈال کر جلا دئے۔ ہر اس حبشی کو جس کے پاس معمولی چاقو بھی تھا گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ بچوں بوڑھوں اور عورتوں کو بے دریغ قتل کیا گیا مقتولین و مجروحین کی نعشوں سے ادیس آبابا کے گلی کوچے پٹے پڑے ہیں۔ انسانی آنکھوں نے شاید ہی ایسا منظر ظلم دیکھا ہو۔ جو ادیس آبابا کی سرزمین پر اطالویوں کے ہاتھوں رونما ہوا۔

لنڈن ۶ مارچ۔ جمعیتہ اقوام کے چند ارکان کا ایک وفد عراق شام۔ فرانس اور ترکی کے مطالبات پر نظر ثانی کرنے کے لئے بیروت پہنچا۔ وفد کے سامنے وزیر اعظم شام نے اپنے مطالبات پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ طرابلس کو شام سے ملحق کر دیا جائے۔ حلب کے باشندوں نے مطالبہ کیا۔ کہ ۱۹۲۱ء کے معاہدہ انتداب کی رو سے حلب کو مملکت ترکیہ میں داخل کر دیا جائے۔ لیکن وزیر اعظم شام نے اس کی مخالفت کی۔ الجزائر کے ایک وفد نے بھی یہی مطالبہ کیا۔ کہ الجزائر کو مملکت ترکیہ میں شامل کر دیا جائے۔

امرتسر ۶ مارچ۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۶ پائی سے ۳ روپے ۵ آنے۔ نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک روئی ۱۶ روپے ۴ آنے سونا ۳۶ روپے ۲ آنے اور چاندی ۵۳ روپے ہے۔

پیرس ۶ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت فرانس نے قومی دفاع کے لئے ملک سے قرض حاصل کرنے کے لئے اپیل کی ہے۔ حکومت کوشش کر رہی ہے قرض کے حصول میں کامیابی حاصل کرے۔ ایک

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی